س ۳: تصورِ اسلام سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کیجیے

لفظ اسلام سے مراد امن اور سلامتی ہے۔
اسلام کا مطلب صرف ایک خدا کو ماننا ہے اور اس کی مخلوقات کے ساتھ امن اور آشتی سے پیش آنا ہے۔ عمودی سطح پر (انسان اور خدا کے درمیان کا تعلق) اسلام کا مطلب احکاماتِ الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے جبکہ افقی سطح پر (انسان اور انسان کے درمیان کا تعلق) اسلام کا مطلب امن کا پرچار ہے۔ اللہ کے ننانوے ناموں میں سے ایک نام السلام ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ذات ہر قسم کے امن و سلامتی کا ذریعہ اور منبع ہے۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے ایک متوازن اور مکمل تصورِ حیات دیا ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اور زمانے کے تقاضوں کا جواب بخوبی دے سکتا ہے۔ اسلام محض عبادات کا دین نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو ہدایتِ الٰہی اور احکاماتِ الٰہی سے منور کرنا ہے۔

اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کا قانون جاری و ساری ہو اور دل کی دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن کے ہر گوشے تک خالقِ حقیقی کی مرضی پوری ہو

بس سے

ترجمہ: اللہ اسے ہدایت دیتا ہے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے ساتھ اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ (سورۃ مائدہ: ۱۶)

اسلام میں فتنہ کی مذمت کی گئی ہے۔ جارحانہ اور پرتشدد

جنگیں اللہ کی مرضی کے خلاف ہیں یہاں تک کہ صرف امن و سلامتی اور انصاف کے قیام کے لیے جنگیں لڑی جا سکتی ہیں۔ امن کا قیام لازمی ہے جب کہ جنگ آخری حربہ ہونا چاہیئے۔

حدیث مبارکہ: اللہ تعالیٰ نے نرمی (رفق) میں کام کرنے کی وہ صلاحیت رکھی ہے وہ سختی (انف) میں نہیں رکھی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

دین میں کوئی زبردستی نہیں (سورۃ البقرہ: 256)

اسلام کے لغوی معنی اور اصطلاحی مفہوم:

لفظ اسلام عربی زبان کے لفظ اسلم سے نکلا ہے جس کے معانی ہیں "سر تسلیم خم کرنا"، اطاعت کرنا برداشت کرنا اور اپنی مرضی کو قربان کرنا۔
سلام کا مطلب امن و سلامتی ہے لہذا اسلام کا دوسرا مطلب ہے "امن و سلامتی" یا "امن کا مذہب"۔
اصطلاحی اعتبار سے اسلام کا معنی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے پاس سے جو خبریں اور احکامات لے کر آئے ان کی تصدیق کرنا اور ان پر عمل کرنا۔ اسلام قبول کرنے کے نتیجے میں انسان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی امان میں آجاتا ہے۔

"فقہ کی نظر میں اسلام سے مراد دو چیزیں ہیں:
اول) صرف زبان سے اقرار کرنا۔ ثانیاً زبان سے اقرار کے ساتھ دل سے تصدیق کرنا اور اعضاء کے ذریعے سے اعمال سرانجام دینا۔
اسلام کا مطلب سلم میں داخل ہوتا ہے اور سلم اور سلم دونوں امن و سلامتی کی طرف اشارہ کرتے ہیں" (امام راغب الاصفہانی)

Scanned with CamScanner

المفردات فی غریب القرآن:

اسلام اور قرآن مجید:

قرآن مجید میں تقریباً ۱۱۴ دفعہ اس آیت کو دہرایا گیا ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور یہ قرآن پاک کی پہلی آیت ہے گویا کہ قرآن مجید کا آغاز ہی
رحمت، محبت اور مہربانی سے ہوا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں
کئی مقامات پر اسلام کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

ترجمہ: بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے (آل عمران ۱۹)

ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ
اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان
اٹھانے والوں میں سے ہوگا (آل عمران: 85)

ترجمہ: اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے اور جس کو چاہتا
ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے (یونس: 25)

اسلام اور احادیث رسولؐ:

i- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا "مسلمان وہ ہے
جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن
وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال پر محفوظ رہیں"

ii- حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: "مسلمان،
مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے
جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر دوسرے
مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے نہ اس
سے جھوٹ بولتا ہے نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر دوسرے

Scanned with CamScanner

مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے
(دل کی طرف اشارہ کرتے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے کسی مسلمان
کے لیے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے

اسلام کا آغاز حضرت آدمؑ سے ہوا جب کہ اس کی تکمیل حضرت
محمدؐ پر ہوئی۔ گویا یہ اسلام خصوصی طور پر حضرت محمدؐ سے
منسوب کیا جاتا ہے لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاتا
کہ جو دین حضرت محمدؐ سے پہلے انبیاء پر نازل ہوا وہ قرآن اور
اسلام کی تعلیمات ہی تھیں اور انہی کی وضاحت اور تشریح آپؐ
نے کی۔ کچھ احکامات کو منسوخ کر دیا موقع محل اور زمانے کی ضروریات
کو مد نظر رکھتے ہوئے اور ایک کامل دین کی شکل میں آپؐ نے
اس کی تکمیل کی۔

وہ غلطی کرے گا جو یہ گمان کرے کہ اسلام اس دین کا نام ہے جو
پندرہ سو سال پہلے حضرت محمدؐ لے کر آئے۔ اسلام تو ان تمام
رسالتوں کا عنوان ہے جو ابتدائے تخلیق سے آج تک لوگوں
ہدایت دیتی چلی آ رہی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اسلام کی حقیقت
اپنے کمال اور آخری شکل تک حضرت محمدؐ کی رسالت میں
پہنچی لیکن قرآن کریم نے بلا استثنا تمام انبیاء کے پیغامات کو
اسلام ہی کا نام دیا۔

(اسلام کے بارے میں 100 سوال، علامہ محمد غزالی ص 15-16)

Scanned with CamScanner

اس دلیل کی مزید وضاحت آیت کریمہ سے کی جا سکتی ہے:

ترجمہ: کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی۔ جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے انتقال کے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے دادا ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔ (البقرہ: 133)

اسلام سے متعلق مختلف تصورات

1. تصور الوہیت
2. تصور رسالت
3. تصور آخرت
4. تصور اطاعت
5. تصور عبادت
6. تصور دعوت
7. تصور انابت
8. تصور نجات
9. تصور حیات
10. تصور معاشرت

1۔ تصورِ الوہیت

اسلام کا تصور الوہیت بہت واضح ہے۔ اسلام شرک اور کفر کی تمام اقسام کی نفی کرتا ہے۔ اللہ کی صحیح معرفت سب سے پہلے ضروری ہے۔ قرآن پاک میں اللہ ذات، صفات، اس کی پاکی اور حمد و ثناء کو بھرپور انداز میں اجاگر کیا گیا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ~~وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک~~ وہ زندہ ہے اور ساری کائنات کا قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ

Scanned with CamScanner

نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

(سورۃ البقرہ: 255)

کیا انسان اس بات میں نہیں سوچتا کہ اگر اللہ کا ساجھی کوئی شریک ہوتا تو ان میں اقتدار کی دوڑ ہوتی۔ کیسے اس کائنات کے نظام میں نہ کوئی خرابی آئی اور نہ کوئی تبدیلی۔ ہر چیز کو پیدا کرنے والا، ہر معاملے میں تدبیر کرنے والا، ذرات کو دن میں اور دن کو رات میں بدلنے والا کیسے اتنی مہارت سے سب کام سنبھالے ہوئے ہے تو ہر انسان اپنے آپ کو لوگوں کے سپرد نہ کرے جب کہ وہ ان میں کسی کام کو سرانجام دینے کا اہل نہیں ہے

"لوگوں نے کہہ دیا، اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے سبحان اللہ وہ بے نیاز ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کی ملک ہے"

(سورہ یونس: 68)

ii- تصورِ رسالت

اسلام کا تصورِ رسالت باقی مذاہب سے ہٹ کر ہے یہود و نصاریٰ کچھ انبیاءؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ انکار کرتے ہیں جبکہ اسلام میں تصورِ رسالت یہ ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمدؐ تک جتنے انبیاءؑ اور رسول آئے ان پر ایمان لانا اور ان کی تعلیمات کا اقرار کرنا ہے گو کہ ان کی تعلیمات کی اسلام کے آنے کے بعد اطاعت ضروری نہیں

کی جا سکتی کیونکہ وہ اس دور میں درست ہیں اور ایک مخصوص
عرصے کیلئے یا مخصوص علاقے میں نازل کی گئی ہیں قرآن
کی حقیقت سے لیکن نہیں کی جا سکتی ہے۔

ترجمہ: رسول ایمان اس پر جو انکے رب کی طرف سے ان پر نازل کی
گئی ہے اور مومن بھی (اس پر ایمان لائے)۔ سب اللہ پر اور
رسولوں پر اور (الہامی) کتابوں پر اور رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔
(وہ کہتے ہیں) ہم رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔
(سورۃ البقرہ: 285)

iii- اسلام کا تصور آخرت

اسلام کے نظام زندگی میں آخرت کی اہمیت غیر معمولی
ہے۔ تمام انبیاءؑ کی دعوت میں اسے بنیادی حیثیت حاصل ہے
انہوں نے اللہ کا حکم ماننے کا درس دیا اور اس بات کو باور کرایا
کہ یہ اعمال صرف اس دنیا سے منسلک نہیں بلکہ ان کا اثر بعد
میں آنے والی زندگی پر بھی ہوگا جو کہ ابدی ہوگی اور وہاں موت
اور نجات کا کوئی تصور نہ ہوگا۔

ترجمہ: پس زمین اور آسمان کے رب کی قسم! قیامت واقع
ہو کر رہے گی بالکل ویسی طرح جس طرح تم بول رہے ہو۔
(سورۃ الذاریات: 23)

اسلام کا تصور آخرت مکمل اور جامع ہے جب کہ دیگر مذاہب میں
یہ تصور نامکمل اور ناقص ہے۔

iv- اسلام کا تصور اطاعت

اسلام اللہ کی اطاعت کا نام ہے۔ اللہ کی بات سننا اور ماننا
مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ:
جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور عملاً وہ نیک ہو
اس نے حقیقتاً ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا۔
(سورۃ لقمان: 22)

انسان جب عقیدے کے ساتھ اللہ کا اعلان کرتا ہے اور
اس کی تعلیمات کا احترام اور پیروی کرتا ہے تو وہ تقویٰ کے ساتھ
ساتھ ایک نیک ہو جاتا ہے

اسلام کا تصورِ عبادت:

انسان کا جسم دو چیزوں پر مشتمل ہے:
1. اعضا
2. روح

یہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہیں۔ اسی طرح ان دونوں کی نشوونما کے لیے عبادات لازم و ملزوم ہیں جو نہ صرف انسان کو جسمانی توانائی بخشتی ہیں بلکہ اس کی روح کو پاکیزگی اور تازگی بخشتی ہیں

اسلام میں پانچ بنیادی عبادات ہیں:
کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج

ترجمہ: نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر

حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:
اسلام کی بنیاد پانچ اصولوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج بیت اللہ

کرنا اور ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔

vi۔ اسلام کا تصورِ دعوت

اسلام دنیا کا واحد دین ہے جو نہ تو کسی کو دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے مجبور کرتا اور نہ ہی اس کے چھوڑنے والوں کے لیے زور زبردستی کرتا۔ یہ معاملہ اللہ نے انسان کو سپرد کر دیا ہے۔ اس کو صحیح اور غلط سے خبردار کر دیا ہے اب یہ انسان کی مرضی ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے صحیح کا انتخاب کرتا ہے یا شیطان کے بہکاوے یا نفس کے بہکاوے میں آ کے عقل کی نفی کرتا ہوئے غلط راستہ منتخب کرتا ہے۔

ترجمہ: دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ (سورۃ البقرہ: 226)

ترجمہ: اور کہہ دو یہ حق ہے تمھارے رب کی طرف سے اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے نہ مانے (الکہف: 29)

اسی طرح اسلام کی تبلیغ اور پرچار میں اللہ نے رسول کو بھی یہی ہدایت دی گئی کہ حسن سلوک سے لوگوں کو دین کی طرف راغب کریں اور ان کے انکار پر غصہ یا دلبرداشتہ مت ہوں۔

ترجمہ: ہم نے تم کو حق کے ساتھ ~~ساتھ~~ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اب جو لوگ جہنم سے رشتہ جوڑلیں ان کی طرف سے آپ جوابدہ نہیں ہوں گے۔ (البقرہ: 119)

vii۔ اسلام کا تصورِ انابت

اسلام تو اس حد تک نرم دین ہے کہ اگر انسان بار بار گناہ کرتا ہے اور ایک توبہ کا آنسو آنکھ سے نکال دے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دے جاتے ہیں۔ اللہ کی صفات رحمٰن، رحیم، غفور اور حلیم ہیں۔ وہ اپنے بندوں سے سزاؤں سے

سے زیادہ پیار کرتا ہے اس کی شہ رگ سے بھی قریب ہے جو لوگ
وہ ایسے بندوں کو دھتکار دے گا، چھوڑ دے گا۔ اسلام توبہ
کرنے والوں کی ڈھارس بندھاتا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی
کرتا ہے نہ کہ ان کو ڈرانا یا مایوس کرتا ہے۔ اور نہ ہی
ان کو دائرہ اسلام سے خارج کرتا ہے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی
اور اپنی اصلاح کی اور حق کو کھول کر بیان کیا تو یہی لوگ ہیں جنکی میں توبہ قبول
کرتا ہوں اور میں بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں (البقرہ: ...)

ترجمہ: اور تمہارا رب تمہیں بھولنے والا نہیں

(سورہ مریم: 64)

viii۔ اسلام کا تصور نجات

اہل کتاب کا ماننا تھا کہ دین صرف جنت، ہوو اور کا ہے
اور وہ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کر دیے جائیں
گے۔ جب کہ اسلام اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کوئی
شخص محض اپنی آرزوؤں کی بنا پر جنت میں داخل نہ ہوگا

ترجمہ: اور انہوں نے کہا جنت میں صرف وہی جائیگا جو یہود
یا نصرانی ہوگا۔ یہ ان کی باطل آرزوئیں ہیں۔ کہہ دیجیئے تم اپنی
دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔ (البقرہ: 111)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے وہی جنتی ہیں
وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے (البقرہ: 82)

ix۔ اسلام کا تصور حیات

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ایسا ضابطہ جو اللہ
کی طرف سے دیا گیا ہے۔ یہ زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ وہ
انفرادی زندگی سے ہوں یا اجتماعی زندگی سے معاشرتی

سے لے کر معیشت تک غرض تمام پہلوؤں میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے اور اس کی عملی مثال ہمیں رسول ﷺ سے ملتی ہے جنہوں نے زندگی کے ہر شعبے کو اللہ کی حدود میں رہتے ہوئے گزار کر دکھایا اور لوگوں کی رہنمائی کی۔

بیشک تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے اس کے لیے جو آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہو۔ (الاحزاب: 21)

۷۔ اسلام کا تصورِ معاشرت

حضرت آدمؑ کی تخلیق کے ساتھ ساتھ حضرت حواؑ کی تخلیق بھی کی گئی جو اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ اللہ نے ان سے ہی نوع انسان کی نسل چلانا تھی۔ اللہ نے انہی کی جنس سے ان کا جوڑا بنایا اور بہت سے مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیے یہاں تک کہ قبیلے، قصبے اور بستیاں وجود میں آ گئیں۔ اور ایک خاندان معاشرے کا قیام وجود میں آیا۔

لوگوں کی مختلف نسلیں، رنگ اور قبیلے بنائے کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہوں اور ان کی پہچان کی جا سکے۔

اے لوگو! ہم نے تمہیں صرف ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بلاشبہ اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہ ہے جو متقی ہے۔ (الحجرات: 13)

اسلام کا اصل مقصد انسانوں پر ہدایت ربانی کا دروازہ کھولنا ہے تاکہ وہ اپنے رب کی ابدی قربت حاصل کر سکے اسلام مکمل سچائی ہے اور

سچائی جب ظہور میں آتی ہے تو وہ ہر اعتبار سے انسانیت کے لیے برکت اور افادیت کا باعث بنتی ہے۔ اسلام اپنے تمام تصورات میں کامل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ زندگی کے ہر معاملے اور سطح پر اسلام کا درست تصور پیش کیا جائے اور یہ صرف اہل علم کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر مسلمان کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کے روشن اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اسلام کے حقیقی کردار کو دنیا سے ہم آہنگ کرائے۔

Scanned with CamScanner